

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15 مارچ، 1960

چرن داس ہری داس ودیگر

بنام

دی کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی نار تھ، کچ، سوراشر اینڈ احمد آباد ودیگر

(ایس کے داس، بے ایل کپور اور ایم ہدایت اللہ، جسٹس صاحبان)

آمدنی ٹیکس-انتظامیہ ایجنسی سے آمدنی-ہندو غیر منقسم خاندان کا کرتا انتظامیہ ایجنسی فرم کا شرکاء بن گیا۔ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا مشخصہ خاندانی آمدنی کے طور پر لگایا جاتا ہے۔ انتظامیہ ایجنسی کمیشن کی بعد کی تقسیم-تقسیم شدہ اراکین کی انفرادی آمدنی کے طور پر تخمینہ کاری کا دعویٰ۔

C، جو اپنی بیوی، تین بیٹوں اور خود پر مشتمل ہندو غیر منقسم خاندان کا کرتا تھا، چھ ملوں میں چھ انتظامیہ ایجنسی فرموں میں شراکت دار تھا، اور شراکت دار کے طور پر اس کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی مشخصہ انکم ٹیکس کے مقاصد کے لیے ہندو غیر منقسم خاندان کے طور پر کیا جا رہا تھا۔ 31 دسمبر 1945 کو اپنے تین نابالغ بیٹوں اور اپنے اور اپنی بیوی کے لیے کام کرنے والے C نے جزوی تقسیم کے لیے ایک زبانی قرارداد کیا، جو یکم جنوری 1946 سے نافذ ہوا، جس کے ذریعے C نے اپنی بیٹی کو انتظامیہ ایجنسی کمیشن میں خاندان کے پاس موجود چھ انتظامیہ ایجنسیوں میں سے دو میں سے ایک خاص حصہ دیا اور باقی رقم کو دیگر انتظامیہ ایجنسیوں کے حصص کے ساتھ مل کر C، اس کی بیوی اور بیٹوں کے درمیان پانچ مساوی حصص میں تقسیم کیا گیا۔ یہ قرارداد بعد میں 11 ستمبر 1946 کی ایک دستاویز میں درج کیا گیا، جس میں دیگر باتوں کے ساتھ کہا گیا: "اس تقسیم کے ذریعے ہم نے فیصلہ کیا کہ جو بھی کمیشن 31-12-45 تک واجب الادا ہوا اور جو 31-12-45 کے بعد موصول ہوا ہے اسے مشترکہ رکھا جانا چاہیے اور اس کمیشن کے سلسلے میں جو 1-1-46 سے جمع ہوتا ہے اور اس تاریخ کے بعد موصول ہوتا ہے ہم میں سے ہر ایک اپنے پانچواں حصہ کا مطلق مالک بن جاتا ہے اور اس

لیے اس تاریخ سے یعنی 1-1-46 سے یہ کمیشن ہمارے خاندان کی مشترکہ ملکیت نہیں رہیں گے۔" تخمینہ کاری کے سالوں 1947-48 اور 1948-49 کے لیے، C نے دعویٰ کیا کہ انتظامیہ ایجنسی فرموں کی آمدنی کو اب ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی کے طور پر نہیں بلکہ منقسم اراکین کی علیحدہ آمدنی کے طور پر سمجھا جانا چاہیے، لیکن انکم ٹیکس حکام نے اس دعوے کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ زیر بحث دستاویز کے ذریعے تقسیم آمدنی کی تھی نہ کہ ان اثاثوں کی جن سے آمدنی حاصل کی گئی تھی اور چونکہ انکم ٹیکس اس وقت قابل ادائیگی تھا جب آمدنی جمع ہوئی تھی، اس آمدنی کو ہندو غیر منقسم خاندان کو جمع ہونے کے طور پر لیا جانا چاہیے:

قرار پایا گیا کہ چونکہ اس اثاثہ کو تقسیم کرنے کا کوئی دوسرا موثر طریقہ نہیں تھا اور اس نتیجے کے پیش نظر کہ تقسیم کوئی دکھاوا نہیں تھا، اس اثاثہ کو انکم ٹیکس قانون کے مقاصد کے لیے تقسیم سمجھا جانا چاہیے اور آمدنی ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی کے طور پر قابل تشخیص نہیں تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 108، سال 1957۔

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر x/35، سال 1954 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 16 فروری 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے اے وی دشوناتھ شاستری، بی کے بی نائیڈو اور آئی این شراف۔

جواب دہندگان کی طرف سے سی کے دپھتری، بھارت کے سالیسیٹر جنرل کے این راج گوپال شاستری اور ڈی گپتا۔

15.1960 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ حیدر اللہ جسٹس نے سنایا۔

حیدر اللہ جسٹس - یہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(2) کے تحت انکم ٹیکس حوالہ میں بمبئی عدالت عالیہ کے 16 فروری 1955 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اس عدالت کی خصوصی اجازت کے ساتھ اپیل ہے۔

اپیل کنندگان دو ٹیکس دہندگان ہیں، چرنداس ہری داس اور چنوبھائی ہری داس، جن کے مقدمات ایک جیسے ہیں، اور درحقیقت انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کی طرف سے ایک مربوط حوالہ تھا،

جس کا جواب عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے کے ذریعے دیا تھا۔ جواب دہندگان بالترتیب انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی نار تھ، کچھ اور سوراشر اور انکم ٹیکس کمشنر، دہلی، اجمیر، راجستھان اور مدھیہ بھارت ہیں۔ دونوں اپیل گزاروں نے ہندو غیر منقسم خاندانوں کی دو اکائیوں کی نمائندگی کی۔ چرنداس ہری داس نے اپنی بیوی، تین بیٹوں اور خود کی نمائندگی کی، اور چنو بھائی ہری داس نے اپنی بیوی، بیٹے اور خود کی نمائندگی کی۔ دونوں خاندانوں سے متعلق حقائق بیان کرنے میں، انہیں الگ سے دینا ضروری نہیں ہوگا، کیونکہ جس سوال کا جواب عدالت عالیہ نے اپیل کے تحت فیصلے میں دیا تھا وہ دونوں خاندانوں میں یکساں حالات میں پیدا ہوا تھا۔ فرق صرف ان حصص میں ہے جو بالترتیب دو ہندو غیر منقسم خاندانوں کے پاس انتظامی ایجنسیوں میں ہیں جن کا بعد میں ذکر کیا جائے گا۔ اس لیے ہم اپنے آپ کو صرف چرنداس ہری داس سے متعلق حقائق کے بیان تک محدود رکھیں گے۔

چرنداس ہری داس ہندو غیر منقسم خاندان کا کرتا تھا جو ان کی بیوی، تین بیٹوں اور خود پر مشتمل تھا۔ وہ چھ ملز میں چھ انتظامی ایجنسی فرموں میں شراکتدار تھے۔ پچھلے سالوں میں، ان انتظامی ایجنسیوں میں شراکت دار کے طور پر ان کی طرف سے حاصل ہونے والی آمدنی مشخصہ ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی کے طور پر کیا جا رہا تھا۔ 31 دسمبر 1945 کو چرنداس ہری داس نے اپنے تین نابالغ بیٹوں اور خود اور ان کی اہلیہ شانتی بین کے لیے کام کرتے ہوئے جزوی تقسیم کے لیے زبانی قرارداد کیا۔ اس قرارداد کے ذریعے چرنداس ہری داس نے اپنی بیٹی پر تہا کو انتظامی ایجنسی کمیشن میں خاندان کے زیر انتظام چھ میں سے دو انتظامی ایجنسیوں سے ایک حصص دیا۔ دیگر انتظامی ایجنسیوں کے حصص کے ساتھ بقایا رقم کو چرنداس ہری داس، ان کی اہلیہ اور بیٹوں کے درمیان پانچ مساوی حصص میں تقسیم کیا گیا تھا۔ یہ قرارداد یکم جنوری 1946 سے نافذ ہونا تھا، جو ایک نئے محاسباتی سال کا آغاز تھا۔ 11 ستمبر 1946 کو، چرنداس ہری داس نے اپنے اور اپنے نابالغ بیٹوں کے لیے کام کرتے ہوئے، اور شانتی بین نے جزوی تقسیم کی یادداشت نامہ پر عمل درآمد کیا جس میں مذکورہ بالا حقائق پڑھے گئے، یہ دستاویز زبانی طور پر پہلے جو کچھ ہوا تھا اس کا ریکارڈ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

تخمینہ کاری کے سالوں 1947-48 اور 1948-49 میں، چرنداس ہری داس نے دعویٰ کیا کہ آمدنی کو اب ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی کے طور پر نہیں بلکہ منقسم اراکین کی علیحدہ آمدنی کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ انکم ٹیکس افسر نے آمدنی کو ہندو غیر منقسم خاندان کے علاوہ کسی اور کے طور پر سمجھنے سے انکار کر دیا، اور آمدنی مشخصہ پہلے کی طرح کیا۔ اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیل ناکام رہی، اور معاملہ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں لے جایا گیا۔ اپیلیٹ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ زیر بحث

دستاویز کے مطابق، تقسیم، اگر کوئی ہو، آمدنی کی تھی نہ کہ اثاثوں کی جن سے آمدنی حاصل کی گئی تھی، کیونکہ "منظم کمپنیوں کے ساتھ انتظامیہ ایجنسی کے معاہدوں میں مبینہ تقسیم کے نتیجے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی"۔ لہذا، ایپلٹ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ آمدنی کے اس ذریعہ سے رسیدوں کو حصص کا انتظام محکمہ پر پابند نہیں ہے، اگر اثاثے خود مشترکہ رہیں۔ اس نے مزید کہا کہ یہ دستاویز "ایک ڈھونگ" ہے، اور خاندان کو ہندو غیر منقسم خاندان کے طور پر تخمینہ کاری سے نہیں بچاتا ہے۔ ٹریبونل نے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک کیس بیان کرنے سے انکار کر دیا، چرنداس ہری داس نے بمبئی عدالت عالیہ کا رخ کیا، اور ایکٹ کی دفعہ 66(2) کے تحت ایک حکم حاصل کیا۔ جس سوال پر مقدمہ بیان کیا گیا تھا وہ یہ تھا:

"کیا ٹریبونل کے اس نتیجے کو درست ثابت کرنے کے لیے مواد موجود تھے کہ ملز کی کمیشن ایجنسی کے حصص میں آمدنی ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی تھی؟"

عدالت عالیہ نے کہا کہ اگرچہ حوالہ پر بہت تفصیل سے بحث کی گئی تھی، لیکن اس نے حقیقت کا ایک بہت ہی آسان سوال اٹھایا اور یہ معلوم کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا ایپلٹ ٹریبونل کے سامنے ایسے مواد موجود ہیں جن پر حقیقت کا نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔ عدالت عالیہ نے مؤقف اختیار کیا کہ اگرچہ ایپلٹ ٹریبونل کے ذریعے دیے گئے نتیجے کو اس نتیجے کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا کہ دستاویز حقیقی نہیں تھی، لیکن خاندان کی طرف سے اثاثوں کی تقسیم کے لیے اپنایا گیا طریقہ اس کے مطلوبہ نتائج کو حاصل کرنے کے لیے ناکافی تھا۔ عدالت عالیہ کے مطابق، ایپلٹ ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ دستاویز غیر موثر تھی، اور اگرچہ آمدنی کو تقسیم کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا اور حقیقت میں، اس طرح تقسیم کیا گیا تھا، آمدنی کا ذریعہ اب بھی ہندو غیر منقسم خاندان سے تعلق رکھنے کے طور پر متحد رہا۔ اس کے مطابق اس نے مثبت جواب دیتے ہوئے کہا کہ ٹریبونل کے سامنے ایسے مواد موجود ہیں جن پر وہ اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ جہاں تک ان آمدنی والے اثاثوں کا تعلق ہے، وہ اب بھی ہندو غیر منقسم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت کو عدالت عالیہ نے خارج کر دیا تھا، لیکن چرنداس ہری داس نے اس عدالت میں درخواست دی اور خصوصی اجازت حاصل کی، اور موجودہ اپیل دائر کی گئی۔

چرنداس ہری داس کی طرف سے پیش ہوئے جناب و شو ناتھ شاستری نے نشاندہی کی کہ ایک ہندو غیر منقسم خاندان کسی فرم کا شراکت دار نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اگرچہ چرنداس ہری داس ہندو غیر

منقسم خاندان کی نمائندگی کرتے تھے، لیکن شراکت دار کی حیثیت سے وہ اس بات پر اصرار نہیں کر سکتے تھے کہ خاندان کے دیگر افراد کو شراکت دار کے طور پر قبول کیا جائے، یا شراکت داری کے فوائد میں داخل کیا جائے۔ تقسیم کرنے کا واحد طریقہ آمدنی کو تقسیم کرنا تھا، اور اس کا ضروری اثر تھا، قانون میں، اثاثوں کو تقسیم کرنے کا، اگر شراکت داری ایکٹ کے مقاصد کے لیے نہیں تو، کم از کم انکم ٹیکس کا اندازہ لگانے کے مقاصد کے لیے۔ اس لیے انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہندو غیر منقسم خاندان جس کا وجود جہاں تک ان اثاثوں کا تعلق ہے ختم ہو چکا ہے، اس مشخصہ یکم جنوری 1946 کے بعد نہیں لگایا جاسکتا، جس تاریخ سے تقسیم نافذ ہوئی تھی۔ محکمے کے ماہر سالیسیٹر جنرل نے دلیل دی کہ اس دلیل میں خود یہ مفروضہ شامل ہے کہ اثاثے درحقیقت منقسم نہیں تھے، اور چونکہ انکم ٹیکس اس وقت قابل ادائیگی تھا جب آمدنی جمع ہوئی تھی، اس لیے اس آمدنی کو ہندو غیر منقسم خاندان میں جمع ہونے کے طور پر لیا جانا چاہیے اور اس کے بعد اس کی پانچ یا چھ حصص میں تقسیم نے حیثیت کو متاثر نہیں کیا۔

ان دلائل سے نمٹنے سے پہلے، دستاویز کے عملی حصے کا حوالہ دینا ضروری ہے، جو مندرجہ ذیل ہے:

"ذیر عنوان: احمد آباد کے چرنڈاس ہری داس کے ہندو غیر منقسم خاندان کی جزوی تقسیم۔"

ہم زیر دستخط شیت چرنڈاس ہری داس خود اور نابالغوں کے سرپرست کے طور پر ہمیش چرنڈاس، انیل کمار چرنڈاس اور گوتم کمار چرنڈاس اور شانتی بین چرنڈاس، جو سبھی احمد آباد کے شاہی باغ میں رہتے ہیں، یہ یادداشت (نوندھ) بناتے ہیں کہ ہمارا ایک ہندو غیر منقسم خاندان ہے اور شیت چرنڈاس ہری داس کارتا یا نیجر کے طور پر اپنے خاندان کی مشترکہ جائیداد کا انتظام کرتے ہیں اور ہم سب مشترکہ غیر منقسم خاندان کے ارکان کے طور پر ملک کے طور پر اپنے مشترکہ غیر منقسم خاندان کے حقدار ہیں۔ ہمارے خاندان کو 0-1-11.5/12 روپے کا کمیشن ملا۔ وجیہ ملز کمپنی لمیٹڈ کی طرف سے اور اس کمیشن سے شیت چرنڈاس ہری داس بطور کارتا یا خاندان کے نیجر پہلے ہی خاندان کی بیٹی پر تیا کو ایک پائی کا کمیشن دے چکے ہیں۔ اسی طرح گوپال ملز کمپنی لمیٹڈ سے خاندان کو موصول ہونے والے 0-2-1/2 روپے کے کمیشن میں سے بھی شیت چرنڈاس ہری داس بطور کارتا اور نیجر پر تیا کو پہلے ہی ایک پائی کمیشن دے چکے ہیں۔ ان 0-1-10.5/12 روپے کو کاٹنے کے بعد اور 0-1-11 روپیہ کمیشن باقی رہا۔ مختلف دیگر ملوں سے موصول ہونے والے ان کمیشنوں اور دیگر کمیشنوں کو ہم نے سموت سال 2002 مگسروادی 12، مورخہ 31 دسمبر 1945 کو زبانی طور پر تقسیم کیا ہے۔

اس تقسیم کے ذریعے ہم نے فیصلہ کیا کہ جو بھی کمیشن 31-12-45 تک واجب الادا ہوا اور جو 31-12-45 کے بعد موصول ہوا ہے اسے مشترکہ رکھا جانا چاہیے اور اس کمیشن کے سلسلے میں جو 1-1-46 سے جمع ہوتا ہے اور اس تاریخ کے بعد موصول ہوتا ہے ہم میں سے ہر ایک اپنے پانچواں حصہ کا مطلق مالک بن جاتا ہے اور اس لیے اس تاریخ سے یعنی 1-1-46 سے یہ کمیشن ہمارے خاندان کی مشترکہ ملکیت نہیں رہیں گے۔ لیکن یہ ہماری خواہش ہے کہ ہم سموت سال 2002 کے مگسروادی 12 کو ہونے والی زبانی جزوی تقسیم کی یاد میں ایک یادداشت نامہ رکھیں، جس کی تاریخ 31-12-45 ہے جس کے مطابق ہم نے اپنے خاندان کو موصول ہونے والے کمیشنوں کو تقسیم کیا ہے۔ اسی لیے ہم یہ نوٹ رکھتے ہیں۔"

دستاویز میں بلاشبہ چھ انتظامی ایجنسیوں میں سے ہر ایک کے سلسلے میں "ایک کمیشن" کا ذکر کیا گیا ہے، جس کمیشن کو دستاویز کے ذریعے تقسیم کیا گیا تھا۔ لفظ "کمیشن"، تاہم، دو مختلف معنوں میں استعمال کیا گیا ہے؛ بعض اوقات اس سے مراد چرنڈاس ہری داس کو موصول ہونے والی انتظامیہ ایجنسی کمیشن کی رقم ہوتی ہے اور بعض اوقات اس کمیشن کا حق ہوتا ہے جو چرنڈاس ہری داس کو شراکت دار کے طور پر حاصل تھا۔ واحد سوال یہ ہے کہ کیا ماخذ کو انکم ٹیکس قانون کے مقاصد کے لیے موثر طریقے سے تقسیم کیا گیا تھا، تاکہ کسی ہندو غیر منقسم خاندان پر تخمینہ کاری نہ کی جاسکے۔

اس قانون کو مینے بیان کیا تھا، اور پچپا بنام چو کلنگم⁽¹⁾ میں پریوی کونسل نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اس کی منظوری دی تھی:

"جہاں مشترکہ خاندان کا کوئی انتظامی رکن کسی اجنبی کے ساتھ شراکت داری میں داخل ہوتا ہے تو خاندان کے دوسرے افراد درحقیقت کاروبار میں شراکت دار نہیں بنتے تاکہ انہیں بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ کے مطابق شراکت دار کے تمام حقوق اور ذمہ داریوں سے آراستہ کیا جاسکے۔ ایسی صورت میں ایک یونٹ کے طور پر خاندان شراکت دار نہیں بنتا، بلکہ صرف اس کے ایسے اراکین جو حقیقت میں اجنبی کے ساتھ معاہدہ تعلقات میں داخل ہوتے ہیں: شراکت داری ایکٹ کے تحت ہوگی۔"

مزید برآں، اپویر بنام راماسٹایان⁽¹⁾ میں پریوی کونسل نے مشاہدہ کیا:

"کراہیہ داری کی تبدیلی کے بارے میں اس سے زیادہ یقینی طور پر کوئی بات بیان نہیں کر سکتی، اور اس تبدیلی کے ساتھ ہی خاندان کی حیثیت میں تبدیلی اس جائیداد کو نقصان پہنچاتی ہے۔ غیر منقسم

جائیداد کی آمدنی کی نمائندگی کے طور پر پیداوار کو اب مشترکہ خزانے میں نہیں لایا جاتا ہے، لیکن اس آمدنی سے خاندان کے افراد کو چھ الگ الگ مساوی حصص میں لطف اندوز ہونا ہے، جو اس کے بعد ان مخصوص حصص کے حقدار بن جاتے ہیں۔"

بمبئی عدالت عالیہ نے اس بیان کا حوالہ دیا، اور کہا کہ حق کی تقسیم کے ساتھ ساتھ جائیداد کی تقسیم بھی ہونی چاہیے؛ اور جب تک کہ تقسیم جائیداد کو حصص میں الگ نہیں کرتی، یہ صرف اس کے جمع ہونے کے بعد آمدنی کی علیحدگی کے طور پر رہے گی اور اثاثہ کو اس طرح متاثر نہیں کرے گی۔ معاملے کے اس تناظر میں، بمبئی عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اثاثہ جمع ہونے کے بعد آمدنی کی تقسیم کے باوجود مشترکہ رہا۔

ہماری رائے میں، یہاں نوٹس کرنے کے لیے قانون کی تین مختلف شاخیں ہیں۔ شراکت داری کا قانون ہے، جس میں ہندو غیر منقسم خاندان کا کوئی حساب نہیں ہے۔ ہندو قانون بھی ہے، جو خاندان کی تقسیم اور خاندان پر پابند جزوی تقسیم کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے بعد انکم ٹیکس کا قانون ہے، جس کے تحت کسی خاص آمدنی کو ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی کے طور پر یا تقسیم کے ذریعے علیحدہ حصص سے لطف اندوز ہونے والے الگ الگ اراکین کی آمدنی کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ جہاں تک شراکت داری ایکٹ کا تعلق ہے، ہندو قانون میں تقسیم کی حقیقت کا شراکت داری کی حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا، لیکن جہاں تک ہندو قانون کا تعلق ہے، اس کا خاندان پر مکمل اثر پڑتا ہے۔ جس طرح کرتا ہے شراکت دار بننے کی حقیقت غیر منقسم خاندان کے افراد کو شراکت داری میں متعارف نہیں کراتی، اسی طرح خاندان کی تقسیم دوسرے شراکت دار یا شراکت دار کے مقابلے میں شراکت داری کی حیثیت کو تبدیل نہیں کرتی۔ تقسیم سے پہلے کا انکم ٹیکس قانون، حقیقتاً، کرتا کی حیثیت کو نوٹ کرتا ہے، اور اس کا اندازہ شراکت دار کے طور پر نہیں بلکہ ہندو غیر منقسم خاندان کی نمائندگی کے طور پر کرتا ہے۔ ایسا کرنے میں، انکم ٹیکس قانون شراکت داری ایکٹ کی توضیحات کو نہیں، بلکہ ہندو قانون کی توضیحات کو دیکھتا ہے۔ جب ایک بار خاندان میں خلل پڑتا ہے، تو شراکت داری کے تحت حیثیت پہلے کی طرح جاری رہتی ہے، لیکن ہندو قانون کے تحت حیثیت بدل جاتی ہے۔ تب حقیقت میں تخمینہ کاری کی اکائی کے طور پر کوئی ہندو غیر منقسم خاندان نہیں ہے، اور جو آمدنی جمع ہوتی ہے، اسے ہندو غیر منقسم خاندان کا نہیں کہا جاسکتا۔ بھارتیہ انکم ٹیکس قانون یا شراکت داری کے قانون میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو ہندو مشترکہ خاندان کے افراد کو کسی بھی اثاثہ کو تقسیم کرنے سے روکتا ہو۔ اس طرح کی تقسیم، یقیناً، موثر ہونی چاہیے تاکہ اراکین کو پابند کیا جاسکے۔ لیکن ہندو قانون مزید یہ نہیں کہتا کہ جائیداد کو ہر

صورت میں حد پیمائش کے ذریعے تقسیم کیا جانا چاہیے، اگر بصورت دیگر اراکین کے حصص کے مطابق علیحدہ لطف اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس قسم کے اثاثہ کے لیے، فریقین کے لیے تقسیم کا کوئی دوسرا طریقہ کھلا نہیں تھا اگر وہ جائیداد کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں اور پھر بھی اسے مشترکہ طور پر نہیں بلکہ متعدد میں رکھتے ہیں، اور قانون اس بات پر غور نہیں کرتا ہے کہ کسی شخص کو ناممکن کام کرنا چاہیے۔ درحقیقت نتیجہ ایک جیسا ہی ہوتا، چاہے تقسیم کرنے والے اراکین اتنے الفاظ میں کہیں کہ انہوں نے اثاثوں کو تقسیم کر دیا ہے، کیونکہ جہاں تک فرموں کا تعلق ہے، یہ قدم مکمل طور پر غیر اہم ہوتا۔

مدعا علیہ نے مشورہ دیا کہ خاندان انتظامی ایجنسیوں کو خاندان کے ممبروں کے درمیان الگ الگ محض کر کے تقسیم کر سکتا تھا؛ لیکن یہ انتظامی ایجنسی فرموں کی تحلیل اور ان کی تشکیل نو کے بغیر ممکن نہیں ہوتا، جو کہ مکمل طور پر چرنداس ہری داس کے ہاتھ میں نہیں تھا۔ یہ بھی تجویز کیا گیا تھا کہ انتظامی ایجنسیاں چرنداس ہری داس کو الاٹ کی جاسکتی تھیں جبکہ دیگران نے کچھ اور جائیداد لے لی تھی، یا وصول کنندہ مقرر کیا جاسکتا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تقسیم کے بہت سے طریقے تھے جنہیں اپنایا جاسکتا تھا؛ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر خاندان ان اثاثوں کو صرف تقسیم کرنا چاہتا تھا اور اس سے زیادہ نہیں، تو کیا وہ وہی نتیجہ حاصل کرنے کے لیے کسی اور طریقے سے کام کر سکتے تھے؟ اس سوال کا کوئی جواب دینے کی کوشش نہیں کی گئی۔

اس لیے یہ واضح ہے کہ خاندان نے مشترکہ مفاد کو علیحدہ مفادات میں تقسیم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ یہاں کوئی تجویز نہیں ہے کہ یہ تقسیم محض ایک دکھاوا تھا؛ اور نہ ہی اپیلٹ ٹریبونل نے ایسا نتیجہ اخذ کیا ہے۔ یہ دستاویز خاندان کے اراکین کے درمیان مکمل طور پر موثر تھی، اور حقیقت میں ان مخصوص اثاثوں کے سلسلے میں کوئی ہندو غیر منقسم خاندان نہیں تھا۔ اثاثے ہر وقت چرنداس ہری داس کے نام پر تھے، اور شراکت داری کے قانون کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو خاندان کا کوئی مقام نہیں تھا۔ اثاثے اب بھی چرنداس ہری داس کے نام پر ہیں، اور اسی نقطہ نظر سے دوبارہ دیکھا جائے تو تقسیم کا کوئی مختلف مطلب نہیں ہے۔ جو چیز بدل گئی ہے وہ خاندان کی حیثیت ہے۔ جب کہ یہ مشترکہ تھا، محکمہ آمدنی کو خاندان کی آمدنی کے طور پر مان سکتا تھا؛ لیکن تقسیم کے بعد، محکمہ یہ نہیں کہہ سکا کہ یہ اب بھی ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی تھی، جب کہ کوئی آمدنی نہیں تھی۔ اس نتیجے کے پیش نظر کہ یہ ایک حقیقی دستاویز تھی نہ کہ کوئی دھوکہ دہی، اور یہ کہ اس نے آمدنی کو موثر طریقے سے تقسیم کیا اور حالات، اثاثوں میں، سوال خود کو منفی جواب دیتا ہے، یعنی یہ کہ اس نتیجے کو درست ثابت

کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں تھا کہ ملز کی کمیشن ایجنسی کے حصص میں آمدنی ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی تھی۔

اپیل کی اجازت دی جائے گی۔ جو اب دہندگان یہاں اور نیچے دونوں ٹیکس دہندگان کے اخراجات ادا کریں گے۔ یہاں اخراجات کا صرف ایک سیٹ ہوگا۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔